مکتبہ دین و دانش مکارم نگر
لکھنؤ

بچوں کی آسان کتاب

از

شرافت حسین رحیم آبادی

پبلشر

ملنے کا پتہ

ارشد حسین ندوی مکتبہ دین و دانش، مکارم نگر لکھنؤ

بار نہم — ۱

سنہ ۱۹۵۶ء

قیمت چھ آنے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محب مکرم حکیم شرافت حسین صاحب اللہ کے رسول اور حضرت ابوبکرؓ کے حالات میں دو کتابیں لکھ چکے ہیں، ان کتابوں کے طرز بیان اور طریقۂ تحریر کا ذکر پہلی کتاب اللہ کے رسول کے دیباچہ میں ہو چکا ہے۔ پیش خدمت کتاب حضرت عمرؓ کے حالات میں ہے، اور اس کے ذریعہ کوشش کی گئی ہے کہ بالکل ابتدائی بچوں اور بہت ہی معمولی تعلیم یافتہ اصحاب کو حضرت فاروق اعظمؓ کے حالاتِ زندگی سے واقف کیا جائے تاکہ وہ خلافتِ راشدہ کے مرکزی دور سے واقف ہو سکیں، اور اس عظیمؓ المرتبت ذات کے حیرت انگیز کارناموں سے باخبر ہو سکیں جس نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک "اسلام" کا پیغام پہونچا دیا تھا۔ اسلام کے اثر سے دنیا کے باطل نظاموں کے پرچے اڑ گئے، قیصر و کسریٰ کے تخت ہائے عظمت و جلال الٹ گئے، اور اسلامی اقتدار روئے زمین پر اس طرح چھا گیا کہ صدیوں تک اس میں جنبش نہ ہو سکی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حکیم صاحب کی سابق کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی مقبول ہو، اور پڑھنے والوں کے دلوں میں یہ حوصلہ پیدا ہو کہ وہ فاروقی شان سے دنیا میں پھر چھا جائیں گے اور اس عالم کی تیرہ و تار فضا کو نورِ اسلام سے منور کر دیں گے۔ فقط

عبد السلام قدوائی
ادارہ تعلیمات اسلام لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت عمرؓ

پیارے رسولؐ کی پیاری زندگی کا حال تم پڑھ چکے ہو۔
پیارے رسولؐ کے پہلے خلیفہ کی زندگی کا حال تم پڑھ چکے ہو۔
پہلے خلیفہ حضرت ابوبکرؓ جب بیمار ہوئے۔
اور اللہ کے یہاں جانے کے لئے تیار ہوے۔
تو انھوں نے صحابہؓ سے مشورہ کیا۔
صحابہؓ سے مشورہ کر کے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا۔
حضرت عمرؓ ہمارے پیارے رسولؐ کے دوسرے خلیفہ ہوئے۔
حضرت عمرؓ نے اسلام کے بہت بڑے کام کئے۔

اَب تم حضرت عمرؓ کی پیاری زندگی کا حَال پڑھو۔
اور اُس پیاری زندگی کو نمونہ بنا کر اسلام کا کام کرو۔
مکّہ کے جس خاندان قریش میں ہمارے نبیؐ پیدا ہوئے تھے۔
مکّہ کے جس خاندان قریش میں حضرت ابو بکرؓ پیدا ہوئے تھے۔
مکّہ کے اسی خاندان قریش میں حضرت عمرؓ پیدا ہوئے تھے۔
حضرت عمرؓ کے والد کا نام خطّاب تھا۔
خطّاب قریش کے سرداروں میں تھے۔
خطّاب مکّہ کے عزّت والوں میں تھے۔
خطّاب دوسروں کے جھگڑے چکاتے تھے۔
خطاب لڑتے ہوؤں کو مِلاتے تھے۔

حضرت عمرؓ اسلام کے پہلے

مکّہ میں بہت کم لوگ پڑھنا جانتے تھے۔
مکّہ میں بہت کم لوگ لکھنا جانتے تھے۔

حضرت عمرؓ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔
اور بہت اچھا جانتے تھے۔
حضرت عمرؓ تقریر بھی کرتے تھے۔
اور بہت اچھی تقریر کرتے تھے۔
حضرت عمرؓ بہادر تھے۔
بہادری کا ہر کام کرتے تھے۔
گھوڑے پر سوار ہوتے تھے۔
گھوڑے پر بہت اچھا سوار ہوتے تھے۔
تیر چلاتے تھے۔
اور بہت اچھا تیر چلاتے تھے۔
کشتی لڑتے تھے۔
اور کشتی اچھی لڑتے تھے۔
حضرت عمرؓ تجارت کرتے تھے۔

تجارت کرنے دوسرے ملکوں میں جاتے تھے۔
دوسرے ملکوں میں جانے سے حضرت عمرؓ کو بہت تجربہ تھا۔
حضرت عمرؓ تجربہ کار تھے۔
حضرت عمرؓ بہت سمجھ دار تھے۔

حضرت عمرؓ کی بہن اور بہنوئی کا اسلام

جب مکّہ میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی آواز بلند ہوئی۔
جب مکّہ میں مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ کی آواز بلند ہوئی۔
جب مکّہ میں اللہ کو ایک بتانے والا نبیؐ آیا۔
جب مکّہ میں توحید کا نور پھیلانے والا نبیؐ آیا۔
جب مکّہ میں کفر کا اندھیرا دور ہونے لگا۔
جب مکّہ میں اسلام کا نور ہونے لگا۔
جب اللہ کے اچھّے بندے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے لگے۔

جب اللہ کے اچھے بندے محمد رسول اللہ کہنے لگے۔
تو حضرت عمرؓ کے عزیزوں میں بھی اسلام کا نور چمکا۔
عزیزوں میں اسلام کا نور چمکا، قریبوں میں اسلام کا نور چمکا۔
حضرت عمرؓ کے بہنوئی کا نام حضرت سعید تھا۔
عزیزوں میں سب سے پہلے ان کے بہنوئی حضرت سعید ایمان لائے۔
حضرت عمرؓ کی بہن کا نام حضرت فاطمہ تھا۔
حضرت فاطمہ حضرت سعید کی بیوی تھیں۔
حضرت سعید کے ساتھ حضرت فاطمہ بھی ایمان لائیں۔
حضرت عمر کی بہن اور بہنوئی دونوں ایمان لائے۔

بہن اور بہنوئی پر سختی

حضرت عمرؓ اب بھی اسلام سے بے خبر تھے۔
اسلام کی بڑائی سے بے خبر تھے۔

اسلام کا نام سن کر ان کو غصّہ آتا تھا۔
ایمان کا نام سن کر ان کو غصّہ آتا تھا۔
اب تک وہ اسلام کے دشمن تھے۔
اسلام کا نام لینے والوں کے دشمن تھے۔
اسی دشمنی میں اپنی مسلمان لونڈی کو مارتے تھے۔
اسی دشمنی میں جس کو پاتے تھے اس کو مارتے تھے۔
لیکن کسی کا اسلام چھڑا نہ سکے۔
کسی کا ایمان چھڑا نہ سکے۔
ایک روز غصّہ میں آکر تلوار ہاتھ میں لی۔
تلوار لے کر رسولؐ اللہ کی طرف راہ لی۔
توبہ توبہ رسولؐ اللہ پر وار کرنے کو چلے۔
توبہ توبہ ہمارے حضورؐ پر وار کرنے کو چلے۔
راستے میں حضرت نعیمؓ ملے۔

حضرت نعیمؓ نے پوچھا:۔ "آپ کدھر چلے؟"
حضرت عمرؓ نے سارا حال بتایا۔
رسولؐ اللہ کا نام لیا۔
اور اپنا کام بتایا۔
حضرت نعیمؓ نے کہا:۔
"پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔
بہن کی خبر لو۔
بہنوئی کی خبر لو۔
تم کو معلوم نہیں۔
وہ اللہ پر ایمان لا چکے ہیں۔
اللہ کے رسولؐ پر ایمان لا چکے ہیں۔"

حضرت عمرؓ راستے سے مڑے۔
راستے سے مڑ کر بہن کے گھر چلے۔

بہن اپنے گھر میں قرآن پڑھ رہی تھیں۔
اللہ کا فرمان پڑھ رہی تھیں۔
حضرت عمرؓ کی آہٹ پاکر چپ ہو گئیں۔
چپ ہوکر قرآن چھپالیا۔
اور اپنا ایمان چھپالیا۔
حضرت عمرؓ بہن کا پڑھنا سُن چکے تھے۔
بہن کا ایمان لانا سُن چکے تھے۔
بہن سے پوچھا تم کیا پڑھ رہی تھیں۔
مجھے بتاؤ تم کیا پڑھ رہی تھیں۔
میں سُن چکا ہوں تم بتوں سے منھ موڑ چکی ہو۔
اپنے پرانے دین کو تم چھوڑ چکی ہو۔
یہ کہہ کر بہنوئی سے لڑنے لگے۔
بہنوئی کے بچانے کے لیے بہن آگے بڑھیں۔

حضرت عمرؓ نے بہن کو خوب مارا۔
اور اپنا غصّہ خوب اتارا۔
جب بہن مار خوب کھا چکی۔
جب بہن کا بدن خون سے تر ہوچکا
جب بہن کے کپڑے خون سے تر ہوچکے
تو بہن نے جوش میں آکر کہا۔
"میں اللہ پر ایمان لاچکی ہوں۔
میں رسُولؐ پر ایمان لاچکی ہوں۔
میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ چکی ہوں۔
میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ چکی ہوں۔
مجھ کو تم اسلام سے ہٹا نہیں سکتے۔
مجھ کو تم ایمان سے ہٹا نہیں سکتے۔"
بھائی نے بہن کے بدن سے خون بہتے دیکھا

خون بہنے پر بھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھتے دیکھا۔
بھائی کی محبت میں جوش آیا۔
اللہ نے اپنا رحم دکھایا۔
بھائی نے کہا:۔
جو کچھ تم پڑھتی تھیں مجھ کو سناؤ۔
جو کچھ تم پڑھتی تھیں میرے پاس لاؤ۔
بہن نے قرآن لاکر آگے رکھ دیا۔
اللہ کا فرمان لاکر آگے رکھ دیا۔
بھائی قرآن پڑھتا تھا۔
اور دل پر اثر لیتا تھا۔
قرآن میں تھا اللہ پر ایمان لاؤ۔
قرآن میں تھا اللہ کے رسولؐ پر ایمان لاؤ۔
حضرت عمرؓ نے پکارا۔

میں اللہ پر ایمان لاتا ہوں۔
میں اللہ کے رسولؐ پر ایمان لاتا ہوں۔
اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ۔
وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللہِ
حضرت عمرؓ کو پھر ایک جوش آیا۔
یہی جوش اُن کو رسولؐ اللہ کے پاس لایا۔
ننگی تلوار اَب بھی ہاتھ میں تھی۔
مگر ایمان کی دولت اَب ساتھ میں تھی۔
ننگی تلوار چمک رہی تھی۔
ایمان کی دولت دمک رہی تھی۔
تلوار کی چمک سَب نے دیکھی۔
لیکن ایمان کی دولت کِس نے پَرکھی۔
تلوار دیکھ کر سب گھبرائے۔
کسی سے کچھ بَن نہ آئے۔

حضرت امیر حمزہؓ نے کہا۔ "حیران نہ ہو!۔
تلوار دیکھ کر پریشان نہ ہو۔
سچّے دل سے آیا ہے تو آنے دو۔
ورنہ مجھ کو بھی تلوار آزمانے دو۔"

اِدھر تھا یہ جوش جاری۔
اُدھر رسُولؐ اللہ پر تھی رحمت طاری۔
حضورؐ نے فرمایا:۔
"عمرؓ تم کیوں آئے ہو؟
کیا خبر تم لائے ہو؟"
حضرت عمرؓ نے کہا:۔
ایمان کی دولت لینے آیا ہوں۔
اِسلام کی دولت لینے آیا ہوں۔
لَا اِلٰہ اِلَّا اللہُ کہنے آیا ہوں۔

محمدؐ رسول اللہ پر ایمان لایا ہوں"

پیارے رسولؐ نے پکارا اللہ اکبر۔
سارے صحابہؓ نے پکارا اللہ اکبر۔
سب نے پکارا اللہ اکبر۔
اللہ اکبر کے نعرہ سے مکّہ گونج اُٹھا۔
مکّہ گونج اُٹھا مکّہ کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔
مکّہ میں اللہ اکبر کی صدائیں تھیں۔
مکّہ کی پہاڑیوں میں اللہ اکبر کی صدائیں تھیں۔
اب اسلام کا بول بالا تھا۔
اب اسلام کا نور دوبالا تھا۔
مسلمان ابھی کافروں سے بہت دبتے تھے۔
کعبہ میں نماز نہیں پڑھ سکتے تھے۔
اب حضرت عمرؓ نے کعبہ میں نماز پڑھی۔
اور سب مسلمانوں کے ساتھ پڑھی۔

ہجرت

مکّہ میں جب اِسلام بڑھنے لگا۔
اِسلام کا لایا ہوا پیام بڑھنے لگا۔
مسُلمان بڑھنے لگے۔
مسلمانوں کا کام بڑھنے لگا۔
تو کافروں کے غصّہ نے زور دکھایا۔
کافروں نے مسلمانوں کو خوب سَتایا۔
مسلمان کافروں کی لائی ہوئی مصیبتیں سَہتے تھے۔
اور اللہ کا نام لے کر خوش رہتے تھے۔
ادھر کافروں نے اسلام مٹانا چاہا۔
اِسلام لانے والوں کا نام مِٹانا چاہا۔
اُدھر اللہ کی رحمت جوش میں آئی۔
رسُول اللہ نے ہجرت کی خبر سُنائی۔

مسلمان مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ جانے لگے۔
مدینہ جاکر اللہ کا پیغام سنانے لگے۔
حضرت عمرؓ ہجرت کرنے کے لئے تیار ہوئے۔
اللہ کے لئے گھر اور وطن چھوڑنے کے لئے تیار ہوئے۔
اب حضرت عمرؓ نے بہادری کے جوہر دکھائے۔
لڑائی کے ہتھیار اپنے تن پر لگائے۔
ہتھیار لگاکر گھر سے نکلے۔
اللہ کا نام لے کر گھر سے نکلے۔
گھر سے نکل کر کعبہ میں آئے۔
کافروں کو پکارکر آئے۔
کافروں کو للکارکر آئے۔
کعبہ میں آکر نماز پڑھی۔
نماز پڑھ کر مدینہ کی راہ لی۔

مدینہ پر دشمنوں کے حملے

مکّہ سے مسُلمان مدینہ آئے۔
ایمان کی دولت ساتھ میں لائے۔
مکّہ سے ہمارے حضورؐ بھی آئے۔
ساتھ میں حضرت ابوبکرؓ کو لائے۔
اب مسلمان مدینہ میں رہتے تھے۔
اللہ کا نام لیتے تھے۔
اسلام کا کام کرتے تھے۔
اور اطمینان سے رہتے تھے۔
یہ طینان مکّہ کے کافروں کو نہ بھایا۔
کافروں نے مدینہ آآکر ستایا۔
کافروں نے آآکر چڑھائی کی۔

مدینہ میں آ آکر لڑائی کی۔
بدر کی لڑائی ہوئی۔
احد کی لڑائی ہوئی۔
خندق کی لڑائی ہوئی۔
اور بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔
ان لڑائیوں کا حال تم پڑھ چکے ہو۔
مسلمانوں کی فتح کا حال تم پڑھ چکے ہو۔
کافروں کی شکست کا حال تم پڑھ چکے ہو۔
ان سب لڑائیوں میں حضرت عمرؓ شریک ہوتے تھے۔
شریک ہوکر کافروں سے لڑتے تھے۔
بہادری سے کام لیتے تھے۔
اور اللہ کا نام لیتے تھے۔
اللہ کے دشمنوں کو مٹاتے تھے۔

رسُولؐ کے دشمنوں کو مٹاتے تھے۔
اللہ کا نام بلند کرتے تھے۔
رسُولؐ کا نام بلند کرتے تھے۔
دینِ اسلام بلند کرتے تھے۔
اللہ کے آگے کسی کی نہیں پرواہ کرتے تھے۔
رسُولؐ کے آگے کسی کی نہیں پرواہ کرتے تھے۔
جنگ بدر میں اپنے ماموں کو مارا تھا۔
عاصی اُن کے ماموں کا نام تھا۔
اپنے کافر ماموں عاصی کو مارا تھا
جنگ بدر میں بہت کافر گرفتار ہوئے تھے۔
گرفتار ہوکر رسُولؐ کے سامنے پیش ہوئے تھے۔
رشتہ میں مُسلمانوں کے یہ عزیز تھے۔
رشتہ میں مُسلمانوں کے یہ قریب تھے۔

حضرت عمرؓ نے اُن کے قتل کا مشورہ دیا تھا۔
اپنے، اور نہ کسی کے عزیز کا خیال کیا تھا۔
حضورؐ نے اپنی رحمت سے کام لیا تھا۔
اُن لوگوں سے فدیہ لینے کا حکم دیا تھا۔
فدیہ لے کر سب کو چھوڑ دیا تھا۔
لیکن حضرت عمرؓ کا مشورہ اللہ کو بھایا تھا۔
اُن کو قتل کر دینا ہی بہتر بتایا تھا۔

فتح مکہ میں حضرت عمرؓ حضورؐ کے ساتھ تھے۔
جنگ حنین میں حضرت عمرؓ حضورؐ کے ساتھ تھے۔
جنگ حنین میں بہتوں نے ہمت ہاری تھی۔
بہتوں پر نااُمیدی طاری تھی۔
نااُمیدی میں بہت مسلمان میدان سے ہٹ رہے تھے۔

جنگ کے میدان سے ہٹ کر باہر جا رہے تھے۔
تھوڑے مُسلمان اب بھی میدان میں حضورؐ کیساتھ تھے۔
اُن تھوڑے مسلمانوں میں حضرت عمرؓ بھی حضورؐ کیساتھ تھے۔
اُن سب مُسلمانوں نے اپنی جان کی بازی لگائی تھی۔
جان کی بازی لگاکر ایمان کی دولت پائی تھی۔

حضورؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے۔
حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ سے مشورہ کرتے تھے۔
حضرت عمرؓ کے مشورہ سے کام کرتے تھے۔
حضرت عمرؓ ہر کام میں شریک رہتے تھے۔
اُس زمانہ میں بھی حضرت عمرؓ نے بڑا کام کیا۔
اور اپنے کاموں سے اسلام کا نام کیا۔
حضرت ابوبکرؓ جھوٹے نبیوں سے عرب کو صاف کر چکے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ مرتدوں سے عرب کو صاف کر چکے تھے۔
گمراہوں کو سیدھی راہ پر لا چکے تھے۔
اسلام کا رستہ سب کو بتا چکے تھے۔
عرب کے باہر دُنیا اَب بھی اندھیری تھی۔
اس اندھیری دنیا میں اسلام کا نور پھیلانا تھا۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا نعرہ ہر جگہ لگانا تھا۔
ایک اللہ کی طرف سب کو بُلانا تھا۔
حضورؐ کا پیام ہر گوشہ میں پہنچانا تھا۔
دنیا کے ہر گوشہ کو اسلام سے سجانا تھا۔
سوتے ہوؤں کو جگانا تھا۔
جگتے ہوؤں کو سیدھی راہ پر لانا تھا۔
کہیں آگ کی پوجا ہوتی تھی۔
اُس آگ کو بجھانا تھا۔

اور اللہ کا نور پھیلانا تھا۔
کہیں تینؔ خدا مانے جاتے تھے۔
اُن تینؔ خدا والوں کو سمجھانا تھا۔
اور ایک خدا کا نام بتانا تھا۔
کمزور ستائے جاتے تھے۔
غریب ستائے جاتے تھے۔
کمزوروں پر ظلم ہوتا تھا۔
غریبوں پر ظلم ہوتا تھا۔
کمزوروں کو ظلم سے بچانا تھا۔
غریبوں کو ظلم سے بچانا تھا۔
اور ظالموں کو سیدھی راہ پر لانا تھا۔
حضرت عمرؓ نے اس کام کو سنبھالا۔
رسولؐ اللہ کے پیام کو سنبھالا۔

اندھیری دنیا میں ہوا پھر سے اُجالا۔
گرتی ہوئی دنیا کو حضرت عمرؓ نے سنبھالا

ایران سے جنگیں!

اسلام کی فوجیں عراق میں جا چکی تھیں۔
اسلام کی فوجیں شام میں جا چکی تھیں۔
عراق میں حکومت ایران والوں کی تھی۔
شام میں حکومت رُوم والوں کی تھی۔
ایران میں اسلام کا پیام پہونچانا تھا۔
رُوم میں اسلام کا پیام پہونچانا تھا۔
ایران والوں کو سیدھی راہ پر لانا تھا
رُوم والوں کو سیدھی راہ پر لانا تھا.
ایران والے عرب پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔

رُوم والے عرب پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔
ایران اور رُوم سے عرب کو بچانا تھا۔
اور اللہ کی حکومت میں سب کو لانا تھا۔
ایران سے کئی جنگیں ہوئیں۔
یہ جنگیں بڑی سخت جنگیں ہوئیں۔
قادسیہ کی جنگ بڑی سخت جنگ تھی۔
قادسیہ کی جنگ میں ایرانیوں کو شکست ہوئی۔
شکست بڑی سخت شکست تھی۔
ایرانیوں کے ہزاروں سپاہی اس میں مارے گئے۔
ایرانیوں کے بہت سردار اس میں مارے گئے۔
ایرانی فوج کا سردار رُستم تھا۔
اسلامی فوج کے سردار حضرت سعدؓ تھے۔
حضرت سعدؓ کے ایک سپاہی نے رستم کو مارا تھا۔

ایک مُسلمان سپاہی نے غرور کا سر اُتارا تھا۔
ایرانی حاکم مدائن میں رہتے تھے۔
مدائن میں رہ کر حکومت کرتے تھے۔
مُسلمانوں نے مدائن پر قبضہ کرلیا۔
مدائن پر قبضہ کرکے سارے عراق پر قبضہ کرلیا۔
ایرانی خطرہ اَب دُور ہوچکا تھا۔
ایرانیوں کا اثر اب کافور ہوچکا تھا۔
حضرت عمرؓ کی اب لڑنے کی رائے نہ تھی۔
ایران میں آگے بڑھنے کی رائے نہ تھی۔
لیکن ایرانی ابھی ہمت ہارے نہ تھے۔
ابھی وہ تھکے اور ہارے نہ تھے۔
ایک مرتبہ پھر اُنھوں نے ہمت کی۔
اور لاکھوں آدمیوں کی فوج جمع کی۔

حضرت عمرؓ نے جب یہ طوفان بڑھتے دیکھا۔
تیس۳۰ ہزار کی فوج کو لڑنے کے لئے بھیجا۔
نہاوند کے قریب دونوں فوجیں جمع ہوئیں۔
کافروں اور مسلمانوں کی فوجیں جمع ہوئیں۔
قادسیہ کے بعد یہ دوسری بڑی جنگ تھی۔
ایرانیوں کے لئے آج زمین تنگ تھی۔
ایرانی بہت بری طرح سے ہارے۔
مسلمانوں نے تیس۳۰ ہزار ایرانی مارے۔
ایرانیوں کی شرارت سے اب بھی اطمینان نہ تھا۔
ایران میں اب بھی امن کا سامان نہ تھا۔
ایرانیوں کی شرارت سے ملک کو بچانا تھا۔
اور امن قائم کرکے سب کو فائدہ پہونچانا تھا۔
حضرت عمرؓ نے ایران پر عام چڑھائی کا انتظام کیا۔

فوجوں کو جمع کر کے ایران میں ہر طرف لڑنے کا سامان کیا۔
تھوڑے دنوں میں ایران میں اسلام کا ہر طرف بول بالا تھا۔
اسلامی نور سے اب ایران میں ہر طرف اُجالا تھا

شام

مُلکِ شام میں مسلمانوں کی فتح شروع ہو چکی تھی۔
حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ ہی میں فتح شروع ہو چکی تھی۔
حضرت عمرؓ کی خلافت میں پہلے دمشق فتح ہوا۔
دمشق مُلکِ شام کا مشہور شہر ہے۔
شہر دمشق کو حضرت خالدؓ نے فتح کیا تھا۔
حضرت خالدؓ اسلامی فوج کے بڑے افسر تھے۔
اسلامی فوج کے اور بھی بڑے بڑے افسر تھے۔
حضرت ابو عبیدہؓ سب سے بڑے افسر تھے۔

حضرت ابو عبیدہؓ کی نگرانی میں اسلامی فوج بڑھ رہی تھی۔
شام کے ملک میں سیلاب کی طرح پڑھ رہی تھی۔
اسلامی فوج ہر روز فتح پاتی تھی۔
ہر فتح میں اللہ کی شان نظر آتی تھی۔
رُوم کا بادشاہ ہرقل تھا۔
ہرقل کے قبضے میں شام بھی مُلک تھا۔
ہرقل نے جب اسلامی فوج کو بڑھتے دیکھا۔
شام میں لا الٰہ الا اللہ کا ڈنکا بجتے دیکھا۔
ہرقل نے ہر طرف سے فوجوں کو تیّار کیا۔
فوجوں کے تیّار کرنے میں اپنا سارا زور صرف کیا۔
حضرت ابو عبیدہؓ نے سب افسروں سے مشورہ کیا
مشورہ کرکے اسلامی فوجوں کو ہر طرف سے بُلا لیا۔
یرموک کے میدان میں اسلامی فوجیں جمع ہوئیں۔

یرموک کے میدان میں رومی فوجیں جمع ہوئیں
رومی فوجوں میں تھا اِک جوشش جاریا
اسلامی فوجوں میں تھا اللہ کا نام جاری
یرموک کے میدان میں کئی دن جنگ رہی
اللہ کے دشمنوں کے لئے یہ زمین تنگ رہی
ایک لاکھ عیسائی اس جنگ میں مارے گئے
تین ہزار اِس دُنیا سے اللہ کے پیارے گئے
ہرقل کو جب شکست کی خبر ملی۔
تو اُس کی طبیعت بے حد جلی۔
حضرت عمرؓ نے فتح کا حال سُنا۔
سجدے میں خدا کا شکر ادا کیا۔
اب شام میں اِسلامی فوج پھیل رہی تھی۔
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی موج پھیل رہی تھی۔

بَیتُ المقدس!

اسلامی فوج کے ایک افسر حضرت عمرو بن العاصؓ تھے۔
حضرت عمرو بن العاصؓ نے فلسطین پر چڑھائی کی۔
فلسطین بھی شام کا ایک حصہ ہے۔
اُسی فلسطین میں بَیتُ المُقدَس ہے۔
حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے کعبہ بنایا تھا۔
حضرت اسحٰقؑ نے بیت المقدس میں نور پھیلایا تھا۔
کعبہ کی طرح سے بیت المقدس کو بھی نبیوں نے بنایا تھا۔
کتنے نبیوں نے اپنی عبادت سے اس کو جگمگایا تھا۔
اللہ کے پیاروں نے اُس میں اللہ کا نام رچایا تھا۔
لیکن اَب یہاں کُفر کا بول بالا تھا۔
عیسائیوں کی گمرہی نے عجب رنگ نکالا تھا۔

نبیوں کے طریقے کو سب نے بھُلا ڈالا تھا۔
اللہ کے دشمنوں نے ایک نیا رنگ نکالا تھا۔
حضرت عمروبن العاصؓ نے اب آکر بیت المقدس کو گھیرا۔
حضرت ابوعبیدہؓ نے بھی اپنی فوج کو اس طرف پھیرا۔
عیسائیوں نے اپنے بچانے کی کوشش کی۔
اِسلامی فوجوں سے بچ جانے کی کوشش کی۔
جب کوشش سب بیکار ہوئی۔
صلح کی سب کی رائے ہوئی۔
عیسائیوں نے حضرت عمرؓ کو بُلانے کو کہا۔
رسولؐ کے خلیفہ کو بیت المقدس میں آنے کو کہا۔
خلیفہ آکر خود صلح کا قرار کریں۔
اقرارنامہ اپنے ہاتھ سے لکھیں۔
حضرت عمرؓ نے یہ خبر سُنی۔

سب صحابہؓ کی رائے لی۔
سب کی رائے سے بیت المقدس جانے کا ارادہ کیا۔
حضرت علیؓ کو اپنا نائب مقرر کیا۔
حضرت علیؓ کو نائب مقرر کرکے بیت المقدس چلے۔
کچھ مہاجر اور انصار ساتھ میں لئے۔
مہاجر اور انصار لے کر شام کی طرف چلے۔

حضرت عمرؓ بیت المقدس جا رہے ہیں

شام کی طرف سب کو جانا تھا۔
دوسری قوموں پر اپنا سکہ بٹھانا تھا۔
پھر بھی دنیاوی کوئی شان نہ تھی۔
شاہی کوئی آن بان نہ تھی۔
معمولی کپڑے تھے، معمولی سامان تھا۔

دلوں میں اللہ کا نام تھا۔
ارادوں میں اسلام کا کام تھا۔
حضرت عمرؓ کی سادگی کا عجب رنگ تھا۔
ہر دیکھنے والا دنگ تھا۔
حضرت عمرؓ اس سادگی سے جاتے تھے۔
پھر بھی دشمنوں کے دل دہلے جاتے تھے
راستے میں جو ملنے آتا تھا۔
عجیب اثر لے کر جاتا تھا۔
چلتے چلتے حضرت عمرؓ شام میں پہونچے۔
جابیہ کے مقام میں پہونچے۔
شام میں جابیہ ایک مقام تھا۔
یہاں اسلامی سرداروں کا قیام تھا۔
جابیہ میں حضرت عمرؓ کا دیر تک قیام رہا۔

مسلمان سرداروں کا یہاں انتظام رہا۔
بیت المقدس کے عیسائی جابیہ میں آگئے۔
صلح کے لئے تیّار ہوکر آئے۔
جابیہ میں بیت المقدس کا صلح نامہ ہوا۔
رومی شہنشاہی کا اَب آخری زمانہ ہوا۔
حضرت عمرؓ اَب بیت المقدس جانے کیلئے تیّار ہوئے۔
تیّار ہوکر اَپنے گھوڑے پر سَوار ہوئے۔
گھوڑے کے سم چلتے چلتے گھِس چکے تھے۔
اور اَب چلنے میں دُکھ رہے تھے۔
اَب ایک دوسرا عمدہ گھوڑا آیا۔
لیکن شوخی طراری ساتھ میں لایا۔
یہ شوخی طراری میں اُچھلتا تھا۔
اور قدم قدم پر مچلتا تھا

حضرت عمرؓ کو یہ غرور کی چال نہ بھائی۔
آپ نے اب پیدل چلنے کی ٹھہرائی۔
آپ بیت المقدس کے جب قریب آئے۔
حضرت ابو عبیدہؓ اور دوسرے سردار استقبال کو آئے۔
آپ کا معمولی لباس اور پیدل چلنا کسی کو نہ بھایا۔
اپنے خلیفہ کو اِس حال میں دیکھ کر ہر سردار شرمایا۔
سب نے کہا عیسائی دیکھ کر کیا کہیں گے۔
ہم اِس شرم کے ساتھ کیسے رہیں گے۔
فوراً ایک عمدہ ترکی گھوڑا آیا۔
عمدہ لباس ساتھ میں آیا۔
حضرت عمرؓ نے یہ دیکھ کر فرمایا:۔
اللہ نے ہم کو اسلام کی عزت دی۔
اللہ نے ہم کو ایمان کی عزت دی۔

اسلام سے بڑھ کر کون عزت ہے۔
ایمان سے بڑھ کر کون عزت ہے۔
ترکی گھوڑا واپس ہوا۔
عمدہ لباس واپس ہوا۔
حضرت عمرؓ اسی طرح سے پیدل چلے
اور معمولی لباس میں بیت المقدس میں داخل ہوئے۔
بیت المقدس میں اسلامی اخلاق کا نمونہ دکھایا۔
اسلامی اخلاق سے سب عیسائیوں کو اطمینان دلایا۔
اب حضرت عمرؓ نے تمام ملک کا دورہ کیا۔
دورہ کر کے مدینہ کا پھر رخ کیا۔

مصر میں اسلام کا بول بالا!

اسلامی فوجیں اب بھی بڑھتی جاتی تھیں۔

نئے نئے ملکوں پر چڑھتی جاتی تھیں۔
جب ملک شام سے فرصت ملی۔
گھوڑوں کی باگ مصر کی طرف مڑی۔
حضرت عمرو بن العاصؓ نے حضرت عمرؓ سے اجازت لی۔
اجازت کے بعد چار ہزار فوج لیکر مصر پر چڑھائی کی۔
پہلے چھوٹے چھوٹے شہروں کو فتح کیا۔
پھر خطاط کے قلعے کو گھیر لیا
مصر میں خطاط کا قلعہ بہت مشہور قلعہ تھا۔
حضرت عمرؓ نے امداد کے لئے دس ہزار فوج بھیجی۔
فوج میں حضرت زبیر بن العوامؓ کو بھی بھیجا۔
حضرت زبیر بن العوامؓ کا رتبہ بہت بلند تھا۔
حضرت عمرو بن العاصؓ نے اس رتبہ کا لحاظ فرمایا
اور اُن کے رتبہ کے لحاظ سے اُن کو افسر بنایا۔

حضرت زبیر بن العوامؓ نے اپنی بہادری کے جوہر دکھائے
اور خطاط کے قلعہ کو مسلمانوں کے قبضے میں لے آئے۔
خطاط کی فتح کے بعد پھر حضرت عمرؓ سے اجازت لی۔
اجازت لے کر اسکندریہ کی طرف راہ لی۔
اسکندریہ بھی مصر کا بہت بڑا شہر ہے۔
چند دنوں میں اسکندریہ بھی فتح کرلیا۔
اسکندریہ فتح ہونے کے بعد اب مصر میں اُجالا تھا
اب مصر میں ہر طرف اسلام کا بول بالا تھا۔

شہادت

جو مسلمان اللہ کے لئے لڑتا ہے۔
جو مسلمان اسلام کے لئے لڑتا ہے۔
پھر اس لڑائی میں مارا جاتا ہے۔

وہ مُسلمان شہید کہلاتا ہے۔
جو مُسلمان ناحق مارا جاتا ہے۔
ظلم کے ساتھ مارا جاتا ہے۔
وہ مُسلمان بھی شہید کہلاتا ہے۔
قرآن میں شہید کی بڑی تعریف آئی ہے کہ
جنت کی خوشخبری اللہ نے سنائی ہے۔
شہید جو مُسلمان ہوتا ہے۔
اللہ کی راہ میں اپنی جان دیتا ہے۔
جان کے بدلے جنّت لیتا ہے
کیا اچھّا سُودا کرتا ہے۔
شہید کے بڑے مرتبے اللہ نے بتلائے ہیں۔
شہید کے لئے اچھّے مکان جنّت میں بنائے ہیں۔
سچّے مُسلمان شہادت کے لئے ترستے ہیں

رحمت کے پھول اُن پر برستے ہیں۔
حضرت عمرؓ بھی شہادت کے لئے تڑپتے تھے۔
شہادت کے لئے دُعائیں کیا کرتے تھے۔
ایک دُنیا پر حکومت کرتے تھے۔
پھر بھی!
اللہ کی راہ میں مارا جانا پسند کرتے تھے۔
مغیرہ بن شعبہ کا ایک "فیروز" ایک غلام تھا
فیروز، مغیرہ بن شعبہ کے غلام کا نام تھا۔
فیروز نے مغیرہ بن شعبہ کی شکایت کی
مغیرہ بن شعبہ کی شکایت غلط تھی۔
حضرت عمرؓ نے غلط شکایت کا کچھ خیال نہ کیا۔
فیروز کو حضرت عمرؓ پر غصہ آیا۔
غصے میں خنجر لے کر گھر سے آیا۔

حضرت عمرؓ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔
نماز پڑھانے میں فیروز نے خنجر کا وار کیا
فیروز نے خنجر کے چھ وار کیے۔
حضرت عمرؓ زخموں کی تکلیف سے گر پڑے۔
حضرت عبدالرحمٰنؓ نے نماز پڑھائی۔
اس حال میں بھی سب نے اللہ سے لو لگائی۔
خنجر کا زخم بہت کاری تھا۔
حضرت عمرؓ کی زندگی کے لئے بھاری تھا۔
اسی زخم کی تکلیف سے آپ شہید ہوئے۔
جنّت میں جا کر حضورؐ کے رفیق ہوئے

حضرت عمرؓ کی فوج اور فتح کا راز!

حضرت عمرؓ فوجوں کو دین کی بات سناتے تھے

فوجوں کو اللہ رسولؐ کا حکم سناتے تھے۔
فوج کا ہر سپاہی اللہ رسولؐ کو مانتا تھا۔
اللہ رسولؐ کے دشمن کو دشمن جانتا تھا۔
حضورؐ نے جنگ کا جو قاعدہ بنایا تھا۔
حضرت عمرؓ نے ہر سپاہی کو وہ قاعدہ بتایا تھا۔
بچوں کو قتل کرنے سے روکا تھا۔
بوڑھوں کو قتل کرنے سے روکا تھا۔
عورتوں کو قتل کرنے سے روکا تھا۔
ہرے درختوں کو کاٹنے سے روکا تھا۔
ہر غلط کام سے فوجیوں کو روکا تھا۔
حضرت عمرؓ کی فوج میں :-
وہ بھی تھے جو جنگِ بدر میں لڑے تھے۔
وہ بھی تھے جو جنگِ احد میں لڑے تھے۔

حضورؐ کے ساتھ نکل کر کافروں سے لڑے تھے۔
اور اللہ سے جنّت کے وعدے لئے تھے۔
وہ بھی تھے جو بعد میں مسلمان ہوئے تھے۔
اور اللہ کے لئے اپنے گھر چھوڑ دیئے تھے۔
یہ سب رات کو اللہ کی عبادت کرتے تھے۔
دن کو اللہ کے لئے لڑتے تھے۔
دشمن جب ان سے ہارتے تھے۔
یہ دشمنوں پر رحم کرتے تھے۔
پھر دشمن بھی ان کے دوست ہوتے تھے۔
دوست ہوکر ان کی جدائی سے روتے تھے۔
ان کی حکومت کو نعمت سمجھتے تھے۔
اس نعمت کی قدر کرتے تھے۔
مسلمانوں کے اخلاق سے خوش ہوتے تھے۔

مُسلمانوں کے انصاف سے خوش ہوتے تھے۔
اس اخلاق اور انصاف کا یہ اثر ہوتا تھا۔
اسلامی حکومت کے لئے دشمن بھی دُعائیں کرتا تھا۔

حضرت عمرؓ اور اُن کی حکومت کے افسر

حضرت عمرؓ اللہ کے حکم کے خِلاف کچھ نہیں کرتے تھے۔
دوسروں کو اللہ کے حکم کے خِلاف چلنے سے روکتے تھے۔
حکومت کے افسروں کی بہت نگرانی کرتے تھے۔
اللہ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرنے دیتے تھے۔
افسروں کو سادہ زندگی بسر کرنے کو کہتے تھے
سادہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کرتے تھے۔
سادے اور موٹے کپڑے خود پہنتے تھے
سادے اور موٹے کپڑے افسروں کو پہننے کیلئے کہتے تھے۔

چھنا ہوا آٹا خود نہیں کھاتے تھے۔
افسروں کو چھنا ہوا آٹا کھانے سے روکتے تھے۔
دروازے پر خود نہیں دربان رکھتے تھے۔
افسروں کو دربان رکھنے سے روکتے تھے۔
افسر کے خلاف جب لوگ شکایت کرتے تھے۔
آپ اس شکایت کو سنتے تھے۔
شکایت اگر صحیح ہوتی تھی۔
تو افسر کو سزا ملتی تھی۔

ملک کا انتظام

ملک کے انتظام میں سب سے مشورہ لیتے تھے۔
ہر بڑے کام میں سب سے مشورہ لیتے تھے۔
سب کے مشورے سے کام کرتے تھے

ملک کے کئی حصّے کیے تھے۔
ہر حصّے کو ایک صوبہ بنایا تھا۔
ہر صوبہ کا ایک حاکم بنایا تھا۔
صوبہ کے حاکم کے ساتھ اور بھی افسر ہوتے تھے۔
یہ سب مِل کر صوبہ کا انتظام کرتے تھے۔
صوبوں کو ضلعوں میں تقسیم کیا تھا۔
ضلعوں میں عدالتیں قائم کی تھیں۔
عدالتوں میں قاضی مقرر کیے تھے۔
قاضی مقدموں کا فیصلہ کرتے تھے۔
مقدموں کا فیصلہ قرآن کے مطابق ہوتا تھا۔
ہر جگہ اللہ اور اللہ کے قرآن کا حکم چلتا تھا۔

راتوں میں گشت کرتے تھے

حضرت عمرؓ راتوں میں گشت کرتے تھے۔

مُسلمان سوتے تھے اور آپ پہرہ دیتے تھے۔
اِس طرح سے مُسلمانوں کی خبر رکھتے تھے۔
چُھپ چُھپ کر مُسلمانوں کی تکلیفیں معلوم کرتے تھے۔
اُن تکلیفوں کو پھر دُور کرتے تھے۔
ایک رات کو گشت کرتے صرار پہونچے۔
صرار مدینہ سے تین میل تھا۔
صرار میں ایک عورت کو کچھ پکاتے دیکھا۔
اور عورت کے بچّوں کو روتے دیکھا۔
بچّوں کا رونا دیکھ کر رہا نہ گیا۔
پاس جا کر بچّوں کا حال پُوچھا۔
عورت نے کہا بچّے بھُوک سے رو رہے ہیں۔
بھُوک کی وجہ سے بلک رہے ہیں۔
ان کے بہلانے کے لئے خالی ہانڈی چڑھائی ہے۔

بچّوں کی اِس بھوک میں اللہ کی دہائی ہے۔
آپ یہ حال دیکھ کر بہت گھبرائے۔
گھبراکر فوراً مدینہ آئے۔
ساتھ میں گھی گوشت اور کھجوریں لیں۔
گھی گوشت اور کھجوریں لےکر پھر صرار چلے۔
حضرت عمرؓ کے غلام اسلم نے کہا:۔
"میں یہ سب سامان لئے چلتا ہوں۔
اور آپ ہی کے ساتھ صرار پہونچتا ہوں"
حضرت عمرؓ نے سامان دینے سے انکار کیا۔
اور خود لے جانے پر اصرار کیا۔
حضرت عمرؓ نے کہا: "یہ میری ذمّہ داری ہے۔
میری ذمّہ داری کا کوئی بار نہ اُٹھائے گا۔
قیامت کے دن کوئی میرے کام نہ آئے گا"

گھی گوشت اور کھجوریں لیکر عورت کے پاس چلے۔
عورت کے پاس پہونچ کر حضرت عمرؓ نے چولھا پھونکا۔
چولھا پھونک کر عورت کی مدد کی۔
عورت نے کھانے کا اِنتظام کیا۔
دونوں نے مِل کر بچّوں کی خُوشی کا اِنتظام کیا۔
بچّے کھانا کھاکر بہت خوش ہوئے۔
بچّوں کو خوش دیکھ کر حضرت عمرؓ بھی خوش ہوئے۔

پُولیس کا محکمہ

حضرت عمرؓ نے پولیس کا محکمہ قائم کیا تھا۔
پولیس کے محکمہ کے بھی افسر ہوتے تھے۔
پولیس کے افسر امن قائم رکھتے تھے۔
یہ افسر اللہ سے ڈرتے تھے۔

اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے تھے۔
خود اللہ کے فرمان کے مطابق چلتے تھے۔
سب کو قرآن کے مطابق چلنے کو کہتے تھے۔
کوئی قرآن کے خلاف نہیں چل سکتا تھا۔
کوئی اللہ کے فرمان کے خلاف نہیں چل سکتا تھا۔
جو اللہ کا قانون توڑتا تھا۔
پولیس کا افسر اُس کو ٹوکتا تھا۔
ناپ تول میں کوئی کمی نہیں کرسکتا تھا۔
راستے میں کوئی مکان نہیں بناسکتا تھا۔
جانوروں پر زیادہ بوجھ نہیں لادسکتا تھا۔
کوئی شراب نہیں فروخت کرسکتا تھا۔
دین کے خلاف کوئی کام نہیں کرسکتا تھا۔
ایسی ہر بات پر پولیس کا افسر ٹوکتا تھا۔

جیل خانے

حضرت عمرؓ نے جیل خانے بنوائے۔
پہلے مکہ میں ایک مکان خریدا۔
اُس مکان کو جیل خانہ بنایا۔
پھر اور ضلعوں میں جیل خانے بنوائے۔
پہلے عرب میں جیل خانوں کا نام نہ تھا
اب سارے اسلامی مُلک میں جیل خانوں کا انتظام تھا

خزانہ یا بیت المال!

خزانہ کو عربی میں بیت المال کہتے ہیں۔
حضرت ابوبکرؓ نے ایک بیت المال بنوایا تھا۔
اُس بیت المال میں کوئی بڑی رقم رہتی نہ تھی

حضرت عمرؓ کی خلافت میں اِسلامی حکومت بڑھی۔
اِسلامی حکومت کی آمدنی بڑھی۔
اَب خزانہ کی کافی ضرورت پڑی۔
حضرت عمرؓ نے مدینہ میں بہت بڑا خزانہ بنوایا۔
دوسرے صوبوں میں بھی خزانے بنوائے۔
صوبوں کے ضلعوں میں خزانے بنوائے۔
ہر جگہ خزانوں کے افسر مقرر کئے

مُلک کی ترقی کے لئے اور چیزیں

حضرت عمرؓ نے مُلک کی ترقی کیلئے طرح طرح کے انتظام کیے۔
مُلک کی ترقی کے لئے ہر طرح کے سامان کیے۔
جگہ جگہ مسجدیں بنوائیں۔
مسجدیں اللہ کی عبادت کے لئے بنوائیں۔

حاکموں کے رہنے کے لئے عمارتیں بنوائیں۔
عمارتیں ہر صوبہ میں بنوائیں۔
عام لوگوں کے لئے سڑکیں بنوائیں۔
جگہ جگہ پُل بنوائے۔
مہمان خانے بنوائے۔
سرائیں بنوائیں۔ چوکیاں بنوائیں۔
پانی کے لئے چشمے تیار کرائے۔
سڑکیں اور پُل مہمان خانے اور سرائیں۔
یہ سب مسافروں کی آرام کے لئے بنوائے۔
چوکیاں اور چشمے بھی سب کی آرام کے لئے بنوائے۔
کھیتی کے لئے نہریں کھدوائیں۔
نہریں سارے مُلک میں کھدوائیں۔
نہروں سے کھیتی میں بڑی ترقی ہوئی۔
کھیتی کی ترقی سے مُلک میں بڑی ترقی ہوئی۔

نئے شہر

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بہت نئے شہر آباد ہوئے۔
ان شہروں نے بہت جلد ترقی کی۔
یہ شہر دنیا میں مشہور ہوئے۔
بصرہ، کوفہ، خطاط، اور موصل۔
اِن شہروں کو یاد رکھو۔
بصرہ اور کوفہ آپ ہی کے وقت میں بسایا گیا تھا۔
خطاط اور موصل آپ ہی کے وقت میں بسایا گیا تھا۔
یہ چاروں شہر بہت مشہور شہر ہیں۔
اور بھی بہت شہر آپ کے وقت میں بسائے گئے تھے۔

تعلیم

حضرت عمرؓ کو تعلیم کا بڑا خیال تھا

تعلیم عام کرنے کے لئے اُن کا عجیب حال تھا
فوجوں میں قرآن کے حافظ مقرر کئے تھے۔
فوجوں میں دین کے عالم مقرر کئے تھے۔
فوجوں میں یہ حافظ قرآن کی تعلیم دیتے تھے۔
فوجوں میں یہ عالم دین کی تعلیم دیتے تھے۔
یہ عالم اور حافظ جہاں جاتے تھے۔
دین کی تعلیم پھیلا کر آتے تھے۔
حضرت عمرؓ نے مکتب قائم کئے تھے۔
سارے ملک میں مکتب قائم کئے تھے
مکتبوں میں تعلیم ہوتی تھی۔
مسجدوں میں تعلیم ہوتی تھی۔
دینی تعلیم کا نور اب عام تھا۔
دین کا علم حاصل کرنا سب کا کام تھا

ملکوں ملکوں میں اسلام پھیلا ہے!

حضرت عمرؓ اللہ کے ہر حکم پر چلتے تھے۔
حضرت عمرؓ رسولؐ کے ہر حکم پر چلتے تھے۔
آپ کی پوری زندگی اللہ رسولؐ کے رنگ میں رنگی تھی۔
اللہ رسولؐ کے رنگ میں آپ نے سب مسلمانوں کو رنگا تھا۔
آپ کے وقت میں ہر مسلمان رسول اللہؐ کی زندگی کا نمونہ بنا تھا۔
مسلمانوں کی اچھی زندگی دیکھ کر دوسرے بھی خوش ہوتے تھے۔
اس زندگی کو حاصل کرنے کی آرزو کرتے تھے۔
اس زندگی کی آرزو میں مسلمان ہوتے تھے۔
مسلمان ہوکر اچھی زندگی بسر کرتے تھے۔
اللہ رسولؐ کے حکم پر چلتے تھے۔
اللہ رسولؐ کے حکم پر چل کر دنیا میں ترقی کرتے تھے۔

اس دنیا کے بعد اچھی آخرت کی اُمید رکھتے تھے۔
دنیا اور آخرت دونوں میں ترقی کرتے تھے۔
اس ترقی کو دیکھ کر ہر روز نئے مسلمان ہوتے جاتے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا کلمہ پڑھتے تھے۔
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ کا دم بھرتے تھے۔
اپنی دنیا کو بناتے تھے۔
اپنی آخرت کو بناتے تھے۔
اور اللہ کا نام ملکوں ملکوں میں پھیلاتے تھے۔
آپ کے وقت میں فوجیں عرب کے باہر جاتی تھیں۔
فوجوں میں قرآن جاننے والے جاتے تھے۔
اللہ کا فرمان جاننے والے جاتے تھے۔
یہ خود اللہ کے حکموں پر عمل کرتے تھے۔
ان کے عمل کو دیکھ کر دشمن اثر لیتے تھے۔

اور لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ پڑھتے تھے۔
اس طرح سے شہروں شہروں میں اسلام پھیلا ہے۔
ملکوں ملکوں میں اِسلام پھیلا ہے۔
روم اور ایران کے ملکوں میں اللہ کا نام پھیلا ہے۔

حضرت عمرؓ کی خوبیاں!

دین کے خلاف جب کوئی کام کرتا تھا۔
حضرت عمرؓ کو بہت غصہ آتا تھا۔
آپ کے غصّے سے سب ڈرتے تھے۔
اور اللہ کے حکم پر سب چلتے تھے۔
آپ خود بھی اللہ سے ڈرتے تھے۔
اللہ کے ڈر سے اکثر روتے تھے۔
ہر مسلمان سے محبّت کرتے تھے۔

ہر مسلمان کی مصیبت میں کام آتے تھے۔
آپ کی حکومت میں کافر بھی آرام سے رہتے تھے۔
کافر بھی آپ کی ہمدردی سے فائدہ اُٹھاتے تھے۔
آپ مصیبت میں ہر ایک کی امداد کرتے تھے۔
اللہ کے ہر حکم پر آپ چلتے تھے۔
پھر بھی اللہ سے آپ ڈرتے تھے۔
رات رات بھر نماز پڑھتے تھے۔
نماز پڑھنے میں آپ روتے تھے۔
اور اللہ سے دُعا کرتے تھے۔
قرآن خوب دل لگاکر پڑھتے تھے۔
قرآن کی ہر بات پر عمل کرتے تھے۔
حضرت عمرؓ حضورؐ سے محبّت کرتے تھے۔
حضورؐ کی ہر بات پر عمل کرتے تھے۔

حضورؐ جس طرح زندگی بسر کرتے تھے۔
اُسی طرح حضرت عمرؓ زندگی بسر کرتے تھے۔
سادہ کھانا کھاتے تھے۔
سادہ کھانا پسند فرماتے تھے۔
سادے کپڑے پہنتے تھے۔
سادے کپڑے پسند فرماتے تھے۔
کپڑوں میں پیوند لگے ہوتے تھے۔
لیکن پیوند لگے کپڑے صاف ہوتے تھے۔
صفائی آپ پسند فرماتے تھے۔
ایران والے آپ کے نام سے کانپتے تھے۔
روم والے آپ کے نام سے کانپتے تھے۔
اور آپ اللہ کے ڈر سے کانپتے تھے۔
اتنی بڑی حکومت کے آپ حاکم تھے۔

حاکم ہو کر آپ سب کے کام کرتے تھے۔
مسلمانوں کا خادم اپنے کو کہتے تھے۔
بیوہ عورتوں کا آپ پانی بھرتے تھے۔
اور دوسرے چھوٹے چھوٹے کام کرتے تھے
دوسروں کے کام کر کے آپ خوش ہوتے تھے۔
خود دین کے بہت بڑے عالم تھے۔
دین کے عالموں کی بڑی عزّت کرتے تھے
دین کے عالموں کے ساتھ رہنا پسند کرتے تھے
حضورؐ کے عزیزوں کا آپ بڑا خیال کرتے تھے
حضورؐ کی بیویوں کا آپ بڑا خیال کرتے تھے
حضورؐ کا زمانہ جب یاد آتا تھا۔
حضورؐ کا غم آپ کو بہت ستاتا تھا۔
حضورؐ کی یاد میں آپ اکثر روتے تھے۔

رو رو کر اپنا غم کم کرتے تھے۔
حضرت عمرؓ نے دین کا بڑا کام کیا۔
اِسلام کا بڑا نام کیا۔
عرب میں جو دین آیا تھا۔
اُس کو ایران میں آپ نے چمکایا تھا۔
روم میں آپ نے چمکایا تھا۔
اِسلام کا نور دُنیا کے ہر گوشہ میں پھیلایا تھا۔
اِسلام کو پھر حضرت عمرؓ کی ضرورت ہے۔
حضرت عمرؓ کے کام کی ضرورت ہے۔
اللہ ہم میں حضرت عمرؓ کی طرح کام کرنے والے پیدا کر دے۔
اِسلام کا نام کرنے والے پیدا کر دے۔
پھر اس اندھیری دُنیا میں اُجالا کر دے۔
حضرت عمرؓ کا پھیلایا ہوا دین دوبالا کر دے۔

تنویر برقی پریس لکھنؤ

حضرت عمر رض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دین کی تعلیم دینے نیز اردو سکھانیکے لئے

❋ بہترین کتابیں ❋

ماہرین تعلیم کا متفقہ فیصلہ

اس سے بہتر اور موثر طرز تحریر بچوں اور بالغوں کے حق میں تجربہ میں نہیں آیا ھے

اللہ کے رسول ص ۶ آنہ۔ حضرت ابوبکر رض ۶ آنہ حضرت عمر رض ۶ آنہ حضرت عثمان رض ۶ آنہ حضرت علی رض ۶ آنہ۔ اچھی باتیں پہلا حصہ ۴ آنہ۔ دوسرا حصہ ۸ آنہ۔ تیسرا حصہ ۶ آنہ چوتھا حصہ ۸ آنہ پانچواں حصہ ۸ آنہ اچھا قاعدہ ڈھائی آنہ اچھے قصے ۶ آنہ۔ آسان فقہ ۶ آنہ۔ دروس الاطفال عربی ۶ آنہ۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ دین و دانش مکارم نگر لکھنؤ

Cover Printed at Rainbow Press, Lucknow· Phone 2987